ڈاکٹر طیبہ نسرین، سینٹر آف ویسٹ ایشین اسٹڈیز، اے ایم یو، علی گڑھ۔

ابن اسحاق کی کتاب المغازی سے متعلق حالیہ تحقیقات: تجزیاتی رپورٹ

ابن اسحاق کی کتاب المغازی کو اولین دور کی کتب سیر میں جو امتیاز حاصل ہے اس کی اہم توجیہ تو یہ ہے کہ کتاب المغازی اپنے دور کی پہلی مکمل سیرت تھی، دوسرے اس میں کسی حد تک تاریخی نظریہ کو اپنایا گیا تھا۔ جبکہ اس سے پہلے حضور اکرمؐ پر ایسے مواد جمع کئے جاتے تھے جو فقہی نقطے سے مفید ہوں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں مغازی پر بیر حاصل معلومات فراہم کی گئی تھیں۔ موجودہ دور میں اس کی مقبولیت کا ذریعہ سیرت ابن ہشام کو قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ ابن ہشام نے جب ترمیم و اضافہ کے بعد ابن اسحٰق کی کتاب المبتدا والمبعث والمغازی کو سیرت النبی کے عنوان سے متعارف کرایا تو ابن اسحاق کی المغازی کے تئیں یہ دلچسپی اور کھوج بھی پیدا ہو گئی کہ ابن اسحاق کا اصل متن کیا تھا؟

ابن اسحٰق ۸۵ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے،[1] ان کی ابتدائی زندگی و تعلیم کے بارے میں تفصیلی معلومات مفقود ہیں۔ محمد بن مسلم بن شہاب الزہری کے حلقۂ درس میں آنے کے بعد سے ان کی زندگی کے واقعات جستہ جستہ ملتے ہیں۔[2] انہوں نے مدینہ میں انس بن مالک اور سعد بن مسیب کو دیکھا تھا اس وجہ سے انھیں تابعین میں شامل کیا جاتا ہے۔[3]

خلفائے راشدین کے دور میں علمی حلقوں میں ان احادیث کو زیادہ اہمیت حاصل تھی جو فقہی و دینی مسائل سے استدلال کرتیں، یہ رواج عہدِ اُمیہ کی ابتدائی دہائیوں میں بھی عام رہا البتہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے زمانہ میں پہلی بار مغازی سے متعلق احادیث کی جمع و ترتیب کی ابتدا ہوئی۔[4]

محمد بن شہاب زہری نے اسی دور میں کتاب المغازی کی جمع و تدوین کا کام شروع کیا ان کے دو شاگرد تھے موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق۔ زہری کے ان دونوں شاگردوں نے بھی فن مغازی میں ہی شہرت حاصل کی لیکن ابن اسحٰق کو موسیٰ بن عقبہ سے زیادہ شہرت ملی۔

ان کی یادداشت بہت اچھی تھی وہ واقعات کو مع چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کے ساتھ بیان کرسکتے تھے۔ ۵ اس سلسلہ میں انہوں نے ان نومسلموں سے بھی معلومات حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا جنکے اجداد یہودی تھے اور خود انہوں نے اپنے بچپن میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان معرکے دیکھے تھے۔ ۶

ابن اسحاق کی ایسی ہی معلومات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اسرائیلیات شخص تھا دوسرے وہ احادیث کے بیان میں اکثر و بیشتر تدلیس سے کام لیتے۔ یعنی حدیث بیان کرتے وقت اسناد کے سلسلہ میں اس آخری راوی کا ذکر نہیں کرتے جنکے ذریعہ روایت ان تک پہونچی ۷ ان میں سے بعض باتیں جہاں بعد کے زمانہ میں تاریخی فکر سے قریب تر قرار دی گئیں وہیں وہ ابن اسحاق کے زمانۂ حیات میں ان پر سخت ترین اعتراضات کا سبب بنیں، چنانچہ انھیں مدینہ چھوڑنا پڑا پہلے وہ مصر گئے پھر مختلف مقامات مثلاً کوفہ، جزیرہ اور رے سے ہوتے ہوئے بغداد پہونچے۔ یہ دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کا زمانہ تھا (۱۳۶۔۱۵۸ھ) وہیں انھوں نے الکتاب الکبیر تصنیف کی جس میں آدم (علیہ) سے لیکر محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کے حالات قلم بند کئے گئے تھے۔ یہ کتاب مصری کاغذی چادروں پر لکھی گئی تھی۔ اسی کتاب میں سے خلیفہ مہدی کی ایما پر سیرت کا مواد انہوں نے بعد میں الگ کر لیا ۸ جو کتاب المبتدا والمبعث والمغازی کہیں کتاب السیرۃ والمبتداء والمغازی کے عنوان سے روایت کی جاتی رہی۔ ۹ اصل کتاب جامع شکل میں تو اب کہیں نہیں ملتی، اس کی مقبول عام شکل سیرۃ النبی کے عنوان سے کتب سیر کے ماخذ میں شامل ہے اس کے علاوہ بعد کے اہل سیر کے یہاں اس کتاب سے اقتباسات روایت کئے گئے ہیں، یا متفرق واقعات کے تحت چند قلمی نسخے نوادرات میں شامل ہیں۔ یہ نسخے عموماً فارسی و عربی زبان میں ملتے ہیں۔ انہیں میں سے دو فارسی نسخے حال میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے دریافت کئے ہیں۔ ۱۰ جامعہ رباط کے فاضل استاد ابراہیم کتانی نے قرویین کے کتب خانہ سے دو قلمی نسخوں کی فلم انہیں بھیجی تھی۔ یہ یہ نسخے اس درجہ خستہ حالت میں ہیں کہ بعض جگہ تو پڑھے بھی نہیں جا سکتے۔ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

"جامعہ رباط کے فاضل استاد ابراہیم کتانی نے قرویین کے دو قطعوں کی فلم از راہ کرم مجھے ارسال فرمائی، پھر یہ بھی مہربانی فرمائی کہ میرے مبیضہ کو اور بالخصوص ان مقامات کو جہاں شمسی عکوس کی وجہ سے متن واضح نہ تھا اصل نسخہ کے ساتھ مقابلہ کیا"۔ [۱۱]

پہلا مخطوطہ رسول اللہؐ کے نسب کے بیان سے شروع ہوتا ہے اور واقعہ معراج تک حیاۃ نبی کا تفصیلی احاطہ کرتا ہے رسول اللہؐ کے خاندانی حالات خصوصیت سے ان کے والد اور دادا کا ذکر واقعہ فیل کا بیان رسول اللہؐ کی پیدائش اور اس کے بعد رونما ہونے والے واقعات، بعثت کی ابتدا، مکی سماج میں اس تحریک (اشاعت اسلام) کے تئیں آنے والی تبدیلیاں۔ اس کے علاوہ رسول اللہؐ کی بیویوں اور بیٹیوں، ان کے شوہروں کا ذکر اور سب سے آخر میں واقعہ معراج کے بیان کے ساتھ مخطوطہ اول پورا ہو جاتا ہے۔ دوسرا مخطوطہ جو پہلے مخطوطہ کے مقابلہ میں بہتر حالت میں ہے۔ یہ مخطوطہ غزوۂ بدر کی تفصیلات سے شروع ہوتا ہے، یہ محمد بن مسلم کا روایت کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

"دمشقی قطعہ کی ابتداء غزوہ بدر کے واقعات سے ہوتی ہے۔ اور یہ قطعہ غزوۂ احد کے واقعات پر مبنی ہوتا ہے۔ مخطوطہ کے عنوان پر یہ عبارت بھی ہے: اس کے ساتھ غزوۂ سویق اور غزوہ ذی امر بجانب نجد (۵۳) کے حالات بھی شامل ہیں، اس قطعہ کے آخر میں یہ عبارت ہے: اسے طاہر بن برکات خشوعی نے ماہ رمضان ۴۵۴ھ میں قلم بند کیا؛ [۱۲]

یہ دمشقی قطعہ مخطوطہ اول سے مختصر ہے اس کے فہرست مضامین میں جیسا کہ خود ڈاکٹر حمید اللہ کے تحریر کردہ اقتباس سے ظاہر ہے محض دو خاص غزوہ بدر و احد کا ذکر کیا گیا ہے، دوسری تفصیلات تو ضمناً آگئی ہیں۔ جیسے غزوۂ سویق، غزوۂ ذی امر، سریہ زید بن حارثہ اور کعب بن اشرف کا قتل۔ یہ ضمنی تفصیلات اس وجہ سے ہوئیں کہ یہ واقعات ان دو اہم غزوات کے درمیان گزرے تھے۔ لیکن اس مخطوطہ کی علمی اہمیت اس لحاظ سے بہت زیادہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہم مغازی کے بیان میں ابن اسحق کے طریقہ کار اور

انکی روایات سے واقف ہوتے ہیں، اور بلاشبہ جب تک کوئی اس سے بھی قدیم نسخہ نہ دستیاب ہو جائے یہ سیرت و مغازی کے اولین ماخذ میں شامل کیا جائے گا جو دوسری ہجری کے اوائل میں مرتب کیا گیا تھا۔

ان تراجم کے آخر میں ڈاکٹر حمید اللہ کا تحقیقی مقالہ "محاکمہ سیرت ابن اسحٰق" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ یہ محاکمہ دراصل ابن اسحٰق اور ان کے طریقہ کار کا ایک تفصیلی تعارف ہے۔ اس کے علاوہ اس ترجمہ کا ایک اہم حصہ محمد الفاسی کی تقدیم بھی ہے۔ اس میں انھوں نے مغازی ابن اسحٰق کے ذکر میں مغربی محققین کی تحقیقات کا ذکر کیا ہے اور بعض جرمن و انگریزی کتب کی نشاندہی بھی کی ہے۔ محمد الفاسی کی فہرست میں مغازی ابن اسحٰق کے مشہور انگلش ترجمہ جو پروفیسر گلیوم نے کیا ہے کا ذکر نہیں ہے، البتہ ڈاکٹر حمید اللہ اپنے محاکمہ میں اس کتاب کے سلسلہ میں لکھتے ہیں؛

"پروفیسر گلیوم نے قرویین کے قلمی نسخہ کی تلخیص کی اور کچھ سال قبل اس کا انگریزی ترجمہ کیا۔"

ڈاکٹر حمید اللہ نے اس کے علاوہ سیرت ابن اسحٰق کے ایک فارسی ترجمہ کا بھی ذکر کیا ہے جو ساتویں ہجری میں ابوبکر سعد زنگی کے حکم سے کیا گیا تھا۔ [۱۴] اس کا ایک قلمی نسخہ ڈاکٹر حمید اللہ نے پیرس کی لائبریری میں دیکھا تھا۔ لیکن اس نسخہ کی علمی حلقہ میں پذیرائی نہ ہونے کی وجہ غالباً ڈاکٹر حمید اللہ کا یہ خیال ہے کہ یہ ترجمہ سیرت ابن اسحٰق کا خلاصہ معلوم ہوتا ہے۔ کسی بھی قدیم مخطوطہ کی اہمیت اس کی متن کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔ اگر اس کی تحقیق یا ترجمہ کے سلسلہ میں اختصار سے کام لیا جائے تو اس کی علمی حیثیت کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔

جہاں تک ابن ہشام کی سیرت النبی کی اہمیت کا سوال ہے وہ اہل سیر کے نزدیک اولین واہم ترین ماخذ میں اسی وجہ سے شامل کی گئی کہ ابن ہشام نے محمد بن اسحٰق کی کتاب کو زیادہ منقح شکل میں مرتب کیا ہے۔ [۱۵]

اسی سلسلہ کی ایک اور حالیہ تحقیق انگریزی زبان میں کولمبیا یونیورسٹی نے شائع کی ہے۔ ڈاکٹر گورڈن نیوبی کی یہ تحقیق کتاب المبتدا (ابن اسحٰق) کے اسی مخطوطہ پر

مشتمل ہے جس کا ترجمہ ڈاکٹر حمید اللہ نے کیا ہے۔ البتہ اغلب یہ ہے کہ ڈاکٹر نیوبی نے ابو بکر سعد زندگی کے حکم سے کئے گئے ساتویں صدی ہجری کے فارسی ترجمہ سے بھی استفادہ کیا ہے کیونکہ ڈاکٹر نیوبی کی تحقیق کردہ تصنیف رسول اللہؐ سے قبل گزرے انبیار (علیہ) کے تذکرے سے شروع ہوتی ہے جبکہ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ "موصولہ قطعہ کا ابتدائی حصہ ناقص تھا" اور جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے نسب کے بیان سے اپنا ترجمہ پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر نیوبی کے ترجمہ کی اہم خصوصیت ان کا وہ تحقیقاتی دیباچہ ہے جو انہوں نے ابن اسحاق کے تعارف، ان کی بیان کردہ روایات کی علمی و تاریخی اہمیت خصوصیت سے ان روایات کی تفصیل و تحقیق جنہیں اسرائیلیاتی روایات کہا جاتا ہے یا وہ روایات جو انہوں نے دوسرے ذرائع سے حاصل کی تھیں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ ان روایات کے بیان و تحقیق کے تئیں عام طور سے محققین نے گریز کا رویہ روا رکھا ہے یا اگر ان کا ذکر کیا گیا تو اکثر و بیشتر یہ پہلو پس پردہ رہا کہ ان روایات نے ابن اسحاق کی بیان کردہ روایات کی علمی حیثیت کو مشکوک و کم درجہ کر دیا ہے۔ البتہ ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنے مقالہ ابن اسحاق میں اس نکتہ پر بحث کرتے ہوئے یہ کوشش کی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں لگائے گئے الزامات کو محض ذاتی نوعیت کے ابغاض یا اعتراضات قرار دیں جو اکثر ہم عصروں کے درمیان پایا جاتا ہے۔[4] مگر ان اسرائیلی روایات پر کوئی بحث یا اس کی تاریخی حیثیت سے استدلال کی گنجائش غالباً ان کے اس مختصر مضمون میں نہیں تھی۔

ڈاکٹر نیوبی کی تصنیف کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے ابن اسحٰق کی تاریخ کے اس حصہ کو مجتمع کرنے کی کوشش کی ہے جس میں انہوں نے ابتدائے کائنات سے رسول اللہ کی بعثت کے زمانہ تک مبعوث ہوئے انبیار کی تاریخ لکھی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر نیوبی نے طبری کی تاریخ الملوک الرسل اور جامع البیان عن تاویل آیۃ القرآن، ثعالبی کی قصص الانبیار اور مقدیسی کی کتاب البدء والتاریخ[5] سے بھی مدد لی ہے۔

حوالہ و حواشی

۱۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، لیڈن، ۱۹۷۱ء، ج ۳، ص ۱۱-۸۱۰

۲۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، اعظم گڑھ، ۱۹۷۱ء، ج ۱، ص ۲۳-۲۲

۳۔ ایضاً، ص ۲۳۔

۴۔ ایضاً، ص ۲۱، سیرۃ ابن ہشام، قاہرہ، ۱۹۳۷ء، ج ۱، ص ۱۶-۱۵ (تقدیم محمد محی الدین عبدالحمید)

۵۔ ڈاکٹر حمید اللہ محاکمہ سیرت ابن اسحٰق، نقوش رسول نمبر، لاہور، ۱۹۸۵ء، ج [illegible] ص ۳۵۷۔

۶۔ ایضاً، ص ۳۷۶ اور ص ۸۷-۳۸۵، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے شبلی، سیرت النبی، ج ۱، ص ۲۴۔

۷۔ نقوش رسول نمبر، ج ۱۱، ص ۸۶-۳۸۵۔

۸۔ ایضاً ص ۳۷۸، ابن اسحٰق کی الکتاب الکبیر امام سہیلی کے پاس موجود تھی وہ گاہے گاہے اس کتاب سے اقتباسات و حوالے پیش کرتے ہیں دیکھئے الروض الانف، ج ۱، ڈاکٹر حمید اللہ نے خلیفہ مہدی سے متعلق روایت کے سلسلہ میں اس کے تشکیک کے پہلو بھی ظاہر کئے ہیں دیکھئے ص ۷۹-۳۷۸۔

۹۔ ایضاً، ۳۸۷۔

۱۰۔ ڈاکٹر حمید اللہ ان دونوں مخطوطوں کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: ابن ہشام اپنی کتاب میں زیاد بن عبداللہ بکائی کی وساطت سے ابن اسحٰق کی کتاب روایت کرتا ہے۔ لیکن مکتبہ قرویین میں ابن اسحٰق کی کتاب کے دو قطع یونس بن بکیر سے مروی ہیں اور دمشقی قطعات کا مقابلہ سیرت ابن ہشام کے ساتھ کرے تو وہ تفاصیل یا کلمات یا تقدیم یا تاخیر کے اختلافات پائے گا، ان اختلافات کا اصل متن سے محض اس درجہ تعلق ہے جیسا کہ ہم کسی کتاب کے دو مختلف ایڈیشن کے سلسلہ میں کہہ سکتے ہیں۔

دیکھئے نقوش رسول نمبر، ج ۱۱، ص ۳۸۹۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی اس کتاب کا اصل متن زیر طباعت ہے مصنف کی ایماء پر اس کا اردو ترجمہ نور الٰہی ایڈوکیٹ نے نقوش رسول نمبر کے لئے کیا ہے۔ دیکھئے ص ۳۹۲

۱۱ ایضاً، ص ۳۸۷

۱۲ ایضاً، ص ۳۹۰

۱۳ اے گلیوم، لائف آف محمد، اے ٹرانسلیشن آف ابن اسحٰق س سیرت رسول اللہ لندن، ۱۹۵۵ء، پروفیسر گلیوم کی کتاب کے سلسلہ میں اپنے اسی مضمون میں ڈاکٹر ... یہ بھی لکھتے ہیں: ابن ہشام کی کتاب کو پروفیسر گلیوم نے حذف واضافہ ... کیا اور دیگر مصادر مثلاً طبری وغیرہ سے بھی استفادہ کیا۔ لیکن ... سے اسے اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ نقوش ... ج ۱۱، ص ۳۹۱۔

... اور ... زندگی کا نام شیراز اور عظیم شاعر شیخ سعدی کا ہم عصر تھا ... ترجمہ کے ... قلمی نسخے پیرس ولندن کی بعض لائبریریوں میں پائے جاتے ہیں۔ دیکھئے نقوش رسول نمبر ج ۱۱، ص ۳۹۰۔

... ایضاً، ص ۳۹۱

... ڈاکٹر گورڈن ڈارنل نیوبی، دی میکنگ آف دی لاسٹ پروفٹ: اے ری کنسٹرکشن آف دی ارلیسٹ بایوگرافی آف محمد، کولمبیا، سنہ ۱۹۸۹ء

(The Making of The Last Prophet: A Reconstruction of The Earliest Biography of Muhammad.)

۱۷ نقوش رسول نمبر ج ۱۱، ص ۸۵-۳۷۶۔

۱۸ طبری تاریخ الملوک الرسل، قاہرہ، ۱۹۶۰ء اور جامع البیان عن تاویل آیۃ قرآن، قاہرہ، ۱۹۵۸ء، ثعالبی، قصص الانبیاء، قاہرہ، بات، مقدسی، کتاب البدء والتاریخ پیرس، ۱۸۹۹ء۔